(سنہ 1441ھ بمطابق 2020ء)

فہم محرم الحرام کورس

مرتب: مفتی منیر احمد صاحب

استاذ: جامعہ معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)

فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

المنیر مرکز تعلیم وتربیت (رجسٹرڈ)

بلاک "ایچ" شمالی ناظم آباد، کراچی، پاکستان

0331-2607204

بسم الله الرحمن الرحيم

اهلاً وسهلاً مرحبا

ورک شاپ کا خلاصہ (Work shop Outline)

1. **تعارف:** محرم، اسلامک کلینڈر، عاشورا
2. **فضائل واعمال:** ماہ محرم کے مسنون اعمال ماہ محرم کا عمل جس سے پورے سال برکت ہو اور حفاظت ہو
3. **اہم مسائل، کوتاہیاں اور غلط فہمیاں**
4. **اہم واقعات**
5. **صحابہ واہل بیت ﷡:** تعارف و حقوق

تعارف ماہِ محرم الحرام

تعارف ماہِ محرم الحرام

1. محرم الحرام اور عاشورا کا مطلب کیا ہے؟
2. اسلامی سال کا آغاز محرم سے کیوں ہوتا ہے؟
3. نئے اسلامی سال کی مبارک باد دینا کیسا ہے؟

اسلامک کلینڈر کے فوائد

1. اسلامی مہینوں کے نام شرک سے پاک ہیں۔

جنوری

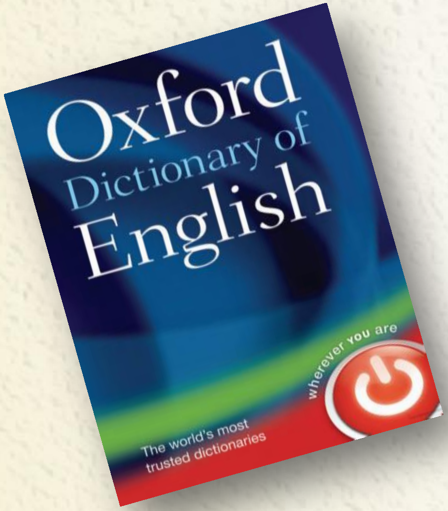

January /ˈdʒanjʊ(ə)ri/ ▸ **noun** (pl. **Januaries**) the first month of the year, in the northern hemisphere usually considered the second month of winter: *Sophie was two in January* | *last January my grandmother died.*

– ORIGIN Old English, from Latin *Januarius (mensis)* '(month) of *Janus*' (see **Janus**), the Roman god who presided over doors and beginnings.

اسلامک کلینڈر کے فوائد

1. اسلامی مہینوں کے نام شرک سے پاک ہیں۔

جون

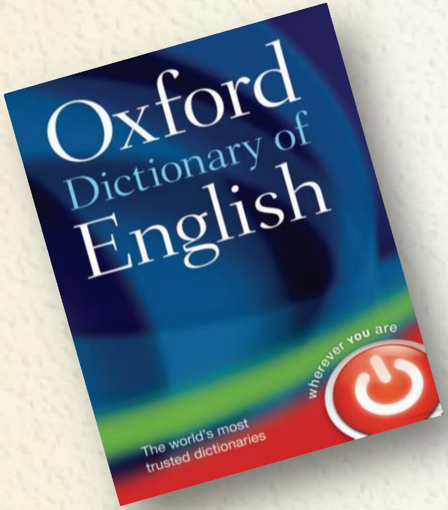

June ▸ noun the sixth month of the year, in the northern hemisphere usually considered the first month of summer: *the roses flower in June* | *each June the group meet for an informal reunion.*
– ORIGIN Middle English: from Old French *juin*, from Latin *Junius (mensis)* '(month) of June', variant of *Junonius* 'sacred to Juno'.

اسلامک کلینڈر کے فوائد

1. اسلامی مہینوں کے نام شرک سے پاک ہیں۔

جولائی

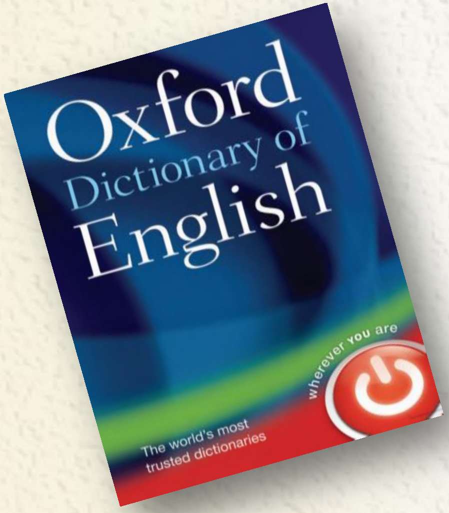

July ▸ noun (pl. **Julys**) the seventh month of the year, in the northern hemisphere usually considered the second month of summer: *I had a letter from him in July* | *a festival held every July.*
– ORIGIN Middle English: from Latin *Julius* (*mensis*) '(month) of July', named after Julius Caesar.

اسلامک کلینڈر کے فوائد

1. اسلامی مہینوں کے نام شرک سے پاک ہیں۔

اگست

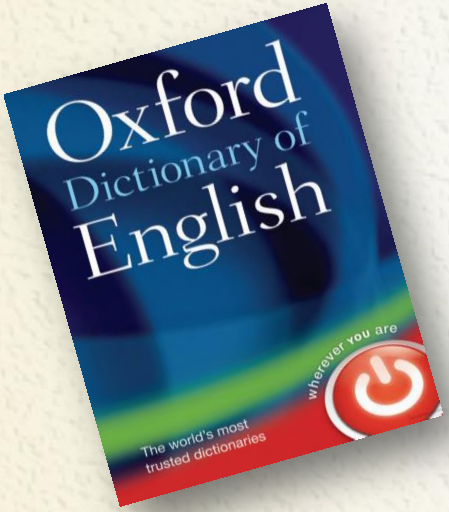

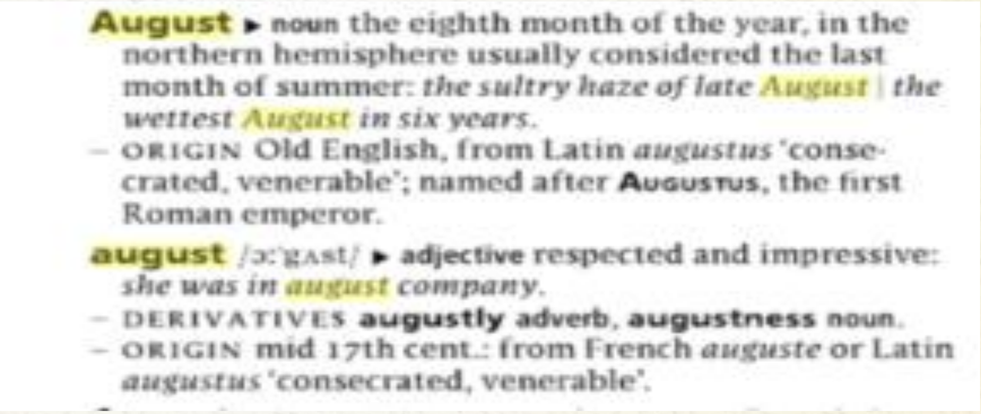

August ▸ noun the eighth month of the year, in the northern hemisphere usually considered the last month of summer: *the sultry haze of late August* | *the wettest August in six years.*
– ORIGIN Old English, from Latin *augustus* 'consecrated, venerable'; named after AUGUSTUS, the first Roman emperor.

august /ɔːˈɡʌst/ ▸ adjective respected and impressive: *she was in august company.*
– DERIVATIVES **augustly** adverb, **augustness** noun.
– ORIGIN mid 17th cent.: from French *auguste* or Latin *augustus* 'consecrated, venerable'.

اسلامک کلینڈر کے فوائد

1. اسلامی مہینوں کے نام شرک سے پاک ہیں۔
2. بہت سے شرعی احکام کا تعلق اسلامی کلینڈر سے ہے۔
3. اسلامی مہینوں کے نام اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی پیدائش کے وقت متعین کر دیئے تھے۔
4. تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی شریعتوں میں اسلامک کلینڈر جاری رہا۔

اسلامک کلینڈر کا حکم

اسلامی تاریخ کو زندہ اور باقی رکھنا سب مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔

اسلامک کلینڈر کا استعمال

- گھر اور دفاتر کے ملازمین کی تنخواہیں دینا
- گھر کے راشن کی خریداری
- B.C ڈالنا

فضائل و اعمال

فضائل واعمال

1. فضیلت و عظمت والے 4 مہینے اور ان کے اعمال
2. **ماہ محرم کے روزے**، محرم کے ساتھ خصوصیت، رکھنے کا طریقہ اور ایک سوال
   - ماہ محرم میں کیا جانے والا ایک مجرب عمل جس کے کرنے سے پورے سال حفاظت رہے۔
3. عاشورا کا روزہ، فضیلت، رکھنے کا طریقہ، ایک سوال

1. فضیلت و عظمت والے 4 مہینے اور ان کے اعمال

- قرآن کریم میں ہے:

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ (سورة التوبة:36)

حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ مہینے ہے جو اللہ کی کتاب (لوحِ محفوظ) کے مطابق اس دن سے نافذ چلی آتی ہے جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ ان (بارہ مہینوں) میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں۔

1. فضیلت و عظمت والے 4 مہینے اور ان کے اعمال

- حضور صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"چار حرمت والے مہینوں میں سے تین مہینے مسلسل ہیں یعنی ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم اور ایک رجب کا مہینہ ہے جو کہ جمادی الاخریٰ اور ماہ شعبان کے درمیان آتا ہے۔" (بخاری، التفسیر، سورہ توبہ، رقم:4662)

- عظمت، احترام و فضیلت والے مہینوں میں **عبادت کا ثواب** زیادہ ملتا ہے۔ اور احترام کا تقاضا یہ ہے کہ ان مہینوں میں گناہوں سے بچنے کا خصوصی اہتمام کیا جائے۔

- نیز حرمت والے مہینوں کا خاصّہ یہ ہے کہ ان میں جو شخص کوئی عبادت کرتا ہے اس کو بقیہ مہینوں میں بھی **عبادت کی توفیق** اور ہمت ہوتی ہے، اسی طرح جو شخص کوشش کرکے ان مہینوں میں اپنے آپ کو گناہوں اور برے کاموں سے بچالے تو باقی سال کے مہینوں میں اس کو ان برائیوں سے بچنا آسان ہوجاتا ہے۔ (معارف القرآن: 4/372، انوار البیان: 4/273 بتغییر)

2. ماہ محرم کے روزے، خصوصیت، رکھنے کا طریقہ اور ایک سوال

- حضور ﷺ نے فرمایا:

"رمضان کے روزوں کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے "محرم" کے روزے ہیں۔"

(ابوداؤد، الصیام، صوم المحرم، رقم:2429)

- حدیث میں آتا ہے:

ایک شخص نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! ماہِ رمضان کے روزوں کے بعد مجھے کس مہینہ میں روزے رکھنے کا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ماہِ رمضان کے روزوں کے بعد اگر تم روزے رکھنا چاہتے ہو تو ماہِ محرم کے روزے رکھو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وہ مہینہ ہے جس کے ایک دن اللہ تعالیٰ نے ایک قوم (یعنی بنی اسرائیل) کی توبہ قبول کی اور اسی دن دوسرے لوگوں کی بھی توبہ قبول فرمائے گا۔

(ترمذی، صوم، صوم المحرم، رقم:740، مسند احمد، رقم: 1322، مسند بزار، رقم: 696، سنن دارمی، رقم: 1810، مجالس الابرار: مجلس 36)

2. ماہ محرم کے روزے، خصوصیت، رکھنے کا طریقہ اور ایک سوال

- روزوں کو محرم کے ساتھ کیا خصوصیت اور مناسبت ہے؟
- جواب: **پہلی وجہ** یہ ہے کہ تمام مہینوں میں صرف محرم کا مہینہ ایسا ہے جسے اللہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ (ابو داؤد، الصیام، صوم المحرم، رقم:2429)

اور تمام اعمال میں صرف روزہ ایسا عمل ہے جو اللہ کی طرف منسوب ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ روزہ میرے لیے ہے۔ (بخاری، توحید، قول اللہ تعالیٰ: یریدون أن یبدلوا کلٰم اللہ، رقم: 7492، مسلم، رقم: 1151)

دوسری وجہ یہ ہے کہ محرم سال کا پہلا مہینہ ہے اور ذوالحجہ سال کا آخری مہینہ ہے اور ذوالحجہ کے مہینوں میں عموماً روزوں کا اہتمام کیا جاتا ہے تو محرم میں بھی کیا جائے تاکہ سال کی ابتداء اور انتہاء دونوں میں عبادت ہو جائے اور پورے کا پورا سال عبادت میں شمار ہو۔ (مجالس الابرار: مجلس 36 بتغییر)

2. ماہ محرم کے روزے، خصوصیت، رکھنے کا طریقہ اور ایک سوال

- محرم کے روزوں کی فضیلت حاصل کرنے کے لیے:
  ا۔ کیا پورے مہینہ روزے رکھنا ضروری ہیں؟
  ب۔ یا محرم میں کسی بھی دن روزہ رکھنے سے یہ فضیلت حاصل ہو جائے گی؟
  ج۔ نیز کیا یہ فضیلت صرف عاشوراء کا روزہ رکھنے سے بھی حاصل ہو جائے گی؟
- صحیح یہ ہے کہ محرم کے مہینہ میں کسی دن بھی روزہ رکھ لینے یا عاشوراء کا روزہ رکھ لینے سے یہ فضیلت حاصل ہو جائے گی۔ (مرقاۃ، کوکب، مجالس الابرار: مجلس 36)

2. ماہ محرم کے روزے، خصوصیت، رکھنے کا طریقہ اور ایک سوال

- **ایک سوال:** جب محرم کے روزوں کو رمضان کے بعد تمام مہینوں کے روزوں پر فضیلت حاصل ہے تو نبی کریم ﷺ کا محرم کے بجائے شعبان میں بکثرت روزے رکھنے کا معمول کیوں تھا؟
- **جواب:**

✓ شاید آپ ﷺ کو محرم میں بعض عوارض مثلاً سفر، بیماری وغیرہ کی وجہ سے زیادہ روزے رکھنے کا موقع نہ ملا ہو

✓ یا آپ ﷺ کو محرم کے روزوں کی اس درجہ فضیلت کا علم (کسی حکمت کی بناء پر) آپ ﷺ کی حیات کے آخری دور میں دیا گیا ہو اس لیے محرم میں کثرت سے روزے رکھنے کی نوبت نہ آئی ہو۔ (عمدۃ القاری: باب صوم شعبان، فتح الباری لابن حجر، درس ترمذی: 2/582)

- ماہ محرم میں کیا جانے والا ایک مجرب عمل جس کے کرنے سے پورے سال حفاظت رہے۔

مفتی شفیع صاحبؒ فرماتے ہیں؛
جو شخص محرم کی پہلی تاریخ کو ایک سو تیرہ (113) مرتبہ پوری بسم اللہ الرحمن الرحیم کاغذ پر لکھ کر اپنے پاس رکھے گا ہر طرح کی آفات و مصائب سے محفوظ رہے گا، مجرب ہے۔(جواہر الفقہ:2/187)

3. عاشورا کا روزہ، فضیلت، رکھنے کا طریقہ، ایک سوال

1) حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے نہیں دیکھا کہ آپ کسی فضیلت والے دن کے روزے کا بہت زیادہ اہتمام اور فکر کرتے ہوں، سوائے اس دن یوم عاشورہ کے اور سوائے اس ماہِ مبارک رمضان کے۔

(بخاری، صوم، یوم عاشوراء، رقم:2006)

2) حضرت حفصہؓ فرماتی ہیں کہ چار چیزیں ایسی ہیں جن کو حضور ﷺ کبھی نہیں چھوڑتے تھے:

(1) عاشوراء کا روزہ (2) عشرۂ ذی الحجہ (یکم ذی الحجہ سے نویں ذی الحجہ تک) کے روزے

(3) ہر مہینے کے تین روزے (4) فجر سے پہلے کی دو رکعتیں۔ (نسائی، صیام، رقم:2418، معارف الحدیث: 4/383)

3. عاشورا کا روزہ، فضیلت، رکھنے کا طریقہ، ایک سوال

3) حضور ﷺ نے عاشوراء کے دن کے روزہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:
"میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ عرفہ (یعنی 9 ذی الحجہ) کا روزہ رکھنا گزشتہ اور آنے والے سالوں کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ عاشوراء (یعنی دس محرم) کا روزہ گزشتہ ایک سال کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

(مسلم، الصیام، رقم:2747، "ماہِ محرم کے فضائل واحکام" از مفتی محمد رضوان:47)

4) ایک اور حدیث میں ہے کہ افضل روزے رمضان کے بعد ماہِ الٰہی محرم کے روزے ہیں اور بعض حضرات کے نزدیک اس سے یوم عاشوراء کا روزہ مراد ہے۔

(مجالس الابرار: 291، ہدایۃ الصغراء بتصحیح حدیث التوسعۃ یوم عاشورا لاحمد الصدیق الغماری، دارالعہد الجدید الاولیٰ)

3. عاشوراکا روزہ، فضیلت، رکھنے کا طریقہ، ایک سوال

- عاشوراء کا روزہ رکھنے کے کیا آداب ہیں؟
- جواب: عاشوراء (10 محرم) کے روزہ کے ساتھ 9 محرم کو یا 11 گیارہ کو بھی روزہ رکھ لیا جائے وہ بھی مسنون ہے صرف عاشوراء کا روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی یعنی خلاف اولیٰ ہے۔ کیونکہ تنہا عاشوراء کے روزہ رکھنے میں یہود کے ساتھ ایک مشابہت ہوتی تھی اسی وجہ سے جب حضور ﷺ نے عاشوراء (10 محرم) کے روزہ رکھنے کا اپنا اصول و معمول بنایا اور مسلمانوں کو بھی اس کا حکم دیا تو بعض صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اس دن کو تو یہود و نصاریٰ بڑے دن کی حیثیت سے مناتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان شاء اللہ جب اگلا سال آئے گا تو ہم نویں کو (بھی) روزہ رکھیں گے (تاکہ یہود کے ساتھ مشابہت نہ رہے) حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں لیکن اگلے سال کا ماہِ محرم آنے سے پہلے ہی رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی۔ (مسلم، رقم: 2722)

• عاشورا میں کیا جانے والا عمل جس سے پورے سال روزی میں برکت ہوتی ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے عاشوراء کے دن اپنے گھر والوں پر وسعت کی اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں پورے سال وسعت فرمائیں گے۔ (ترغیب: 1536)

حضرت ابن عیینہؒ فرماتے ہیں ہم نے پچاس سال اس عمل کا تجربہ کیا ہم نے ہمیشہ خیر وبرکت ہی پائی۔

• عاشورا میں کیا جانے والا عمل جس سے پورے سال روزی میں برکت ہوتی ہے۔

- بعض لوگ یہ کہنا 10 محرم کے دن اہل و عیال پر وسعت کی جو احادیث ہیں وہ سب باطل یا موضوع ہیں، سلف کے دور میں اس عمل کا کوئی وجود نہیں تھا یہ بات صحیح نہیں ہے۔
- بڑے بڑے محدثین نے دس محرم کے دن اہل و عیال پر وسعت کرنے کی احادیث کو درست قرار دیا ہے۔ بلکہ اس حدیث کے صحیح ہونے پر مقالہ اور کتابیں لکھی گئیں ہیں۔

(ترغیب: 1536، ہدایۃ الصغراء بتصحیح حدیث التوسعۃ یوم عاشورا الاحمد الصدیق الغماری، دار العہد الجدید الاولیٰ، "ماہِ محرم کے فضائل واحکام" از مفتی محمد رضوان: 70)

• عاشوراء کے دن اہل و عیال پر وسعت کرنے میں کن حدود و قیود کا خیال رکھنا چاہیے؟

- رزق میں برکت حاصل کرنے کے لیے عاشوراء کے دن اپنے گھر اور اہل و عیال کی حد تک اپنی حیثیت کے مطابق اچھا اور عمدہ کھانا تیار کر لیا جائے، نہ لمبی چوڑی تقریبات کا اہتمام کیا جائے نہ اپنی **حیثیت** سے زیادہ اور **قرض** لے کر خرچ کیا جائے نہ کسی **خاص قسم** کے کھانے (مثلاً کھچڑا، کھیر، حلیم) کو مخصوص یا لازم کیا جائے اور جو یہ عمل نہ کرے اس کو بُرا بھلا بھی نہ کہا جائے اور نہ ہی صرف اسی عمل کو روزی میں برکت اور وسعت کا یقینی ذریعہ سمجھا جائے۔

الغرض جس درجہ میں یہ عمل ثابت ہے اس کو اسی درجہ میں رکھا جائے یعنی مستحب سمجھا جائے۔

اہم مسائل، کوتاہیاں
اور غلط فہمیاں

1. اس مہینہ کو غم اور نحوست کا مہینہ سمجھنا

- کوئی زمانہ منحوس نہیں
- فضیلت والا مہینہ ہے
- شہادت بری چیز نہیں

2. اظہار غم کے لیے ماتم کرنا سوگ منانا یا ماتمی جلوس میں شریک ہونا

قرآن کریم میں ہے:

يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَآئَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى أَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهُ بَيْنَ أَيْدِيْهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِي مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ" (سورۃ الممتحنۃ:12)

2. اظہار غم کے لیے ماتم کرنا سوگ منانا یا ماتمی جلوس میں شریک ہونا

- حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:
  رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں دو چیزیں ایسی ہیں جو ان کے ساتھ کفر ہیں، نسب میں طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا۔ (مسلم: 1/82، طبع الحلبی)

- حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
  مجھے دو احمقانہ اور بری آوازوں سے منع کیا گیا ہے: ایک نغمہ، لہو و لعب اور شیطان کے باجوں کی آواز، دوسری مصیبت کے وقت چہرہ نوچنے، گریبان پھاڑنے اور شیطان کی چیخ و پکار کی آواز۔ (ترمذی: 3/328 طبع الحلبی)

مسلمانوں کا ماتمی جلوس اور نوحے کی مجالس میں شرکت کرنے کا حکم

مکروہ تحریمی (یعنی عمل کرنا حرام) ہے

- شرکیہ عقائد
- مخلوط اجتماع
- اہل باطل کی رونق کو بڑھانا
- من گھڑت روایات
- بے صبری اور غم کا درس
- گناہ کی جگہ جانا بھی گناہ ہے
- اہل باطل سے مشابہت

3. اظہار غم کے لیے کالا لباس پہننا

فی نفسہ کالے رنگ کے کپڑے پہننے میں تو کوئی حرج نہیں ہے البتہ آج کے دور میں مکمل کالا لباس بعض اہل باطل کا شعار بن چکا ہے؛ اس لیے بہتر ہے کہ پورے کالے لباس سے جہاں تک ہو سکے احتیاط رکھیں، (خصوصاً جن دنوں میں وہ کالے لباس کا اہتمام کرتے ہیں ان دنوں میں تو بالکلیہ اجتناب کریں)؛ تاکہ ان کی مشابہت سے بچ جائیں، کیوں کہ فساق و فجار کی مشابہت اختیار کرنا شرعاً ممنوع ہے۔ (اقتباس فتویٰ بنوری ٹاؤن، فتوی نمبر: 144004200094)

4. اظہار غم کے لیے یا نحوست کے عقیدہ کی وجہ سے اس ماہ میں شادی نہ کرنا اور کاروبار بند رکھنا

5. دس محرم کو حضرت حسینؓ اور دیگر شہداء کربلا کے نام سبیل لگانا اور مخصوص کھانے بنانا، اِس کے لیے چندہ کرنا، کسی کی طرف سے بھیجے گئے کھانے مشروبات استعمال کرنے کا حکم

6. دس محرم کو واقعہ کربلا کی وجہ سے گرمی کا تصور کرنا

7. "حضرت امام حسین علیہ اسلام" کہنا

8. حلیم کو دلیم کہنا

اهم واقعات

ماہِ محرم کے چند اہم تاریخی واقعات

- ماہِ محرم میں چند **غزوات**، جنگیں اور فتوحات ہوئیں جیسے غزوہ خیبر، جنگِ قادسیہ، جنگِ روم، فتحِ مصر اور فتحِ فرغانہ اور واقعہ کربلا وغیرہ۔

- چند عظیم **شخصیات** نے شہادت اور وفات پائی جیسے حضرت عمر فاروقؓ، حضرت حسینؓ شہید ہوئے اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ، حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ نے وفات پائی۔

- چند اہم **واقعات** پیش آئے جیسے استادیس نامی جھوٹے کذاب نے خراسان میں نبوت کا دعویٰ کیا اور مسجد حرام کی توسیع ہوئی۔

صحابہ کرام واہل بیت رضي الله عنهم

کا تعارف اور حقوق

1. صحابیت کا مطلب و مصداق
2. صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب
3. صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حقوق

1. صحابیت کا مطلب و مصداق

صحابی اس خوش نصیب ہستی کو کہتے ہیں جس نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے بحالت اسلام ملاقات کی ہو اور اسلام ہی پر ان کی وفات ہوئی ہو۔

بحالت اسلام ملاقات: مختصر ملاقات، طویل ملاقات / روایت کی ہو یا نہیں / غزوہ میں شرکت کی ہو یا نہیں / آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دیکھا ہو یا نہیں / دیکھ سکتے ہوں یا نہ دیکھ سکتے ہوں کہ نابینا ہوں، سب صحابی کہلائیں گے

اسلام ہی پر ان کی وفات: کفر کی حالت میں ملاقات کی ہو اور کفر پر ہی مرا ہو۔
کفر کی حالت میں ملاقات کی ہو اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وفات کے بعد مسلمان ہو گئے، تو صحابی نہیں۔ (موسوعہ الفقہیہ الکویتیہ: صحبہ، فقرہ4)

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب

1. صحابہ رضی اللہ عنہم پختہ ایمان والے، پکے سچے مؤمن ہیں:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (الانفال:74)

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ (الحجرات:7)

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب

1. صحابہ رضی اللہ عنہم پختہ ایمان والے، پکے سچے مؤمن ہیں:

اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰی وَكَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا (فتح:26)

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب

2. تمام صحابہ رضی اللہ عنہم ثقہ (قابل اعتماد) متقی اور ہدایت یافتہ ہیں:

سارے صحابہ رضی اللہ عنہم عادل ہیں، فقط راوی حدیث ہونے کے اعتبار سے نہیں بلکہ پوری زندگی کے اعتبار سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں اجماع ہے کہ الصحابہ کلھم عدول (سارے صحابہ عادل ہیں)

عدالت اور تقویٰ کا مطلب: جو تمام کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے، صغیرہ گناہوں کا عادی نہ ہو، کسی صغیرہ گناہ پر مداومت نہ کرے۔

عدالت کی وضاحت: صحابہ رضی اللہ عنہم اگرچہ معصوم نہیں لیکن محفوظ ہیں!

وجہ: اگر ان کی عدالت مشکوک ہوگی تو سارا کا سارا دین مشکوک ہو جائے گا۔

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب

3. تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے (بغیر کسی استثناء کے) مغفرت، جہنم سے حفاظت اور اللہ کی رضا کا وعدہ ہے اور صحابہ کے اس وصف (مغفرت اور رضا) کا لازمی نتیجہ بلا کسی سزا کے جنت میں داخلہ ہے

عشرہ مبشرہ کیلئے جنت کی بشارت:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ ـ (ترمذی رقم 3747)

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب

3. تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے (بغیر کسی استثناء کے) مغفرت، جہنم سے حفاظت اور اللہ کی رضا کا وعدہ ہے اور صحابہ کے اس وصف (مغفرت اور رضا) کا لازمی نتیجہ بلا کسی سزا کے جنت میں داخلہ ہے

شرکائے بدر واحد کیلئے اعلان مغفرت ومعافی:

- " إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَى مَنْ شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ " (بخاری رقم:4274)

- وَ لَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَ تَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَ عَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَ لَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (ال عمران:152)

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب

3. تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے (بغیر کسی استثناء کے) مغفرت، جہنم سے حفاظت اور اللہ کی رضا کا وعدہ ہے اور صحابہ کے اس وصف (مغفرت اور رضا) کا لازمی نتیجہ بلا کسی سزا کے جنت میں داخلہ ہے

شرکائے بدر و حدیبیہ کیلئے جہنم سے حفاظت اور رضا کا اعلان:

- قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "إِنِّي لَأَرْجُو أَلَّا يَدْخُلَ النَّارَ أَحَدٌ - إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى - مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ" (ابن ماجه،رقم:4281)

- لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا (فتح:18)

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب

3. تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے (بغیر کسی استثناء کے) مغفرت، جہنم سے حفاظت اور اللہ کی رضا کا وعدہ ہے اور صحابہ کے اس وصف (مغفرت اور رضا) کا لازمی نتیجہ بلا کسی سزا کے جنت میں داخلہ ہے

شرکائے حنین کیلئے اعلان معافی:

لَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِىۡ مَوَاطِنَ كَثِيۡرَةٍ‌ ۙ وَّيَوۡمَ حُنَيۡنٍ‌ ۙ اِذۡ اَعۡجَبَتۡكُمۡ كَثۡرَتُكُمۡ فَلَمۡ تُغۡنِ عَنۡكُمۡ شَيۡـًٔـا وَّضَاقَتۡ عَلَيۡكُمُ الۡاَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ ثُمَّ وَلَّيۡتُمۡ مُّدۡبِرِيۡنَ‌ۚ ثُمَّ اَنۡزَلَ اللّٰهُ سَكِيۡنَـتَهٗ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ وَعَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَاَنۡزَلَ جُنُوۡدًا لَّمۡ تَرَوۡهَا‌ ۚ وَعَذَّبَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا‌ ؕ وَذٰ لِكَ جَزَآءُ الۡكٰفِرِيۡنَ‏ ثُمَّ يَتُوۡبُ اللّٰهُ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰ لِكَ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ‌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ (التوبة:25-26-27)

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب

3. تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے (بغیر کسی استثناء کے) مغفرت، جہنم سے حفاظت اور اللہ کی رضا کا وعدہ ہے اور صحابہ کے اس وصف (مغفرت اور رضا) کا لازمی نتیجہ بلا کسی سزا کے جنت میں داخلہ ہے

شرکائے تبوک کیلئے اعلان معافی:

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۙ وَّعَلَي الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ۭ حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ۭ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (التوبہ: 117، 118)

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب

3. تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے (بغیر کسی استثناء کے) مغفرت، جہنم سے حفاظت اور اللہ کی رضا کا وعدہ ہے اور صحابہ کے اس وصف (مغفرت اور رضا) کا لازمی نتیجہ بلا کسی سزا کے جنت میں داخلہ ہے

تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کیلئے اللہ کی رضا اور جہنم سے خلاصی کا اعلان:

- قال ابن حزم الصحابة كلهم من اهل الجنة قطعا قال تعالى: لا يستوى منكم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئك اعظم درجة من الذين انفقوا من بعد وقاتلوا۔
- وَكُلًّا وَّعَدَ اللهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا (النساء:95)
- اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ (انبياء 101)

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب

4. صحابہ رضی اللہ عنہم امت کے محسن ہیں:

1. صحابہ رضی اللہ عنہم نے دین کیلئے بڑی قربانیاں دیں۔

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کا وجود امت کی حفاظت کا ضامن ہے۔

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب

4. صحابہ رضی اللہ عنہم امت کے محسن ہیں:

1. صحابہ رضی اللہ عنہم نے دین کیلئے بڑی قربانیاں دیں

1) مظلومیت:

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ (الحج:39)

صحابہ رضی اللہ عنہم نے دین کے خاطر ہر طرح کی جانی مالی خاندانی تکلیفیں برداشت کیں۔(تفصیل کے لیے دیکھیں:" حیاۃ الصحابہ")

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب

4. صحابہ رضی اللہ عنہم امت کے محسن ہیں:

1. صحابہ رضی اللہ عنہم نے دین کیلئے بڑی قربانیاں دیں

2) ہجرت:

- الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۭ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ (الحج:40)
- لِلْفُقَرَاۗءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ (الحشر:8)
- وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (النحل:41)

صحابہ رضی اللہ عنہم نے اللہ اور رسول کی محبت میں عزیز واقارب، اولاد اور والدین سب کو چھوڑ کر ہجرت کی۔

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب

4. صحابہ رضی اللہ عنہم امت کے محسن ہیں:

1. صحابہ رضی اللہ عنہم نے دین کیلیے بڑی قربانیاں دیں

3) نصرت:

- لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (التوبہ:88-89)
- يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (الانفال:64)
- وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ (الانفال:62)
- مزید دیکھیں: فتح:29، توبہ:111، حشر:9، اعراف:157، احزاب23

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب

4. صحابہ رضی اللہ عنہم امت کے محسن ہیں:

1. صحابہ رضی اللہ عنہم نے دین کیلئے بڑی قربانیاں دیں

3) نصرت:

صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کے لیے عرب وعجم سے لڑائی مول لی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت اور حمایت میں عزیز واقارب سے جنگ کی اور اس مقابلے میں باپ اور بیٹے اور چچا اور ماموں کسی کی پروا نہیں کی۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہ اور احکام شریعت صحابہ کرام ہی کے ذریعہ امت تک پہنچے اگر صحابہ کرام قرآن کریم کو جمع نہ کرتے اور احادیث اور احکام شریعت کی روایت نہ کرتے تو امت کو نہ قرآن کا علم ہوتا اور نہ حدیث کا اور نہ آپ کی شریعت کا اور نہ آپ کی نبوت کا، صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کے درمیان واسطہ ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی نے دنیا میں اسلام کا جھنڈا بلند کیا اور کتاب وسنت کی نشر واشاعت میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا۔

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جو بھی مسلمان ہوا وہ صحابہ کرام ہی کو دیکھ کر مسلمان ہوا۔

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب

4. صحابہ رضی اللہ عنہم امت کے محسن ہیں:

1. صحابہ رضی اللہ عنہم نے دین کیلئے بڑی قربانیاں دیں

3) نصرت:

- اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس درجہ شیدا اور عاشق بنا کہ حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت ہی کو سعادت کبریٰ اور نعمت عظمیٰ سمجھنے لگے اور جس طرح صحابی ہونا ایک منقبت تھی اسی طرح تابعی ہونا بھی ایک قابل فخر منقبت ہو گئی۔(تفصیل کے لیے دیکھیں: حیاۃ الصحابہ)

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب

4. صحابہ رضی اللہ عنہم امت کے محسن ہیں:

1. صحابہ رضی اللہ عنہم نے دین کیلئے بڑی قربانیاں دیں

3) نصرت:

بیعت عقبہ: عباس بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے (بیعت کو پختہ اور مستحکم کرنے کی غرض سے) کہا اے گروہ خزرج تم کو معلوم بھی ہے کہ کس چیز پر بیعت کررہے ہو، یہ سمجھ لو کہ عرب اور عجم سے جنگ کرنے پر بیعت کررہے ہو۔ اگر آئندہ چل مصائب وشدائد سے گھبرا کر چھوڑ دینے کا خیال ہو تو ابھی سے چھوڑ دو اس وقت گھبرا کر چھوڑنا خدا کی قسم دنیا اور آخرت میں رسوائی کا سبب ہو گا۔ اور اگر تم آئندہ کے شدائد ومصائب کا تحمل کرسکتے ہو اور اپنی جان اور مال پر کھیل کر اپنے عہد اور وعدہ پر قائم رہ سکتے ہوں تو واللہ اس میں تمہارے لیے دنیا اور آخرت کی خیر اور بہبودی ہے۔ سب نے کہا ہم اسی پر بیعت کررہے ہیں، آپ کے لیے جان مال سے ہم کو دریغ نہیں، مصائب سے ڈر کر خدا کی قسم ہم اس بیعت کو نہیں چھوڑ سکتے۔

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب

4. صحابہ رضی اللہ عنہم امت کے محسن ہیں:

1. صحابہ رضی اللہ عنہم نے دین کیلئے بڑی قربانیاں دیں

3) نصرت:

- شَهِدْتُ مِنَ المِقْدَادِ بْنِ الأَسْوَدِ مَشْهَدًا، لَأَنْ أَكُونَ صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُو عَلَى المُشْرِكِينَ، فَقَالَ: لاَ نَقُولُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى: اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلاَ، وَلَكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِينِكَ، وَعَنْ شِمَالِكَ، وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ «فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَقَ وَجْهُهُ وَسَرَّهُ» يَعْنِي: قَوْلَهُ
- بقصہ سعد ابن عبادہ، برک الغماد:
- شاعر مشرق نے کیا خوب کہا:

محفل کون ومکاں میں سحر وشام پھرے
مے توحید کو لیکر صفت جام پھرے

کوہ میں دشت میں لیکر تیرا پیغام پھرے
اور معلوم ہے تجھ کبھی ناکام پھرے

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب

4. صحابہ رضی اللہ عنہم امت کے محسن ہیں:

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کا وجود امت کی حفاظت کا ضامن ہے

- فَقَالَ رسول اللہ ﷺ: "النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي، فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ" (مسلم، رقم:2531)
- قَالَ: "يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: فِيكُمْ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ لَهُم: هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ۔(مسلم ۔ رقم:2532)

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب

5. قرآن کریم میں اہل ایمان کی جتنی صفات کا ذکر آیا ہے اور ان صفات پر جو جو وعدے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم ان کے اولین مصداق ہیں باقی امت کے علماء، صلحاء اور اولیاء صحابہ رضی اللہ عنہم کی تبعیت میں ان صفات کے مصداق ہیں

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب

صفات کا اجمالی خاکہ

(1)مسلمین	(2)مؤمنین	(3)قانتین
(4)خاشعین	(5)صادقین(احزاب 23)	(6)۔صابرین
(7)خاشعین	(8)متصدقین	(9)صائمین
(10)حافظین فروجھم	(11)ذاکرین(احزاب:35)	(12)منفقین(حشر 9)
(13)مستغفرین(آل عمران 17)	(14)صدیقین	(15)شھداء
(16)صالحین(نساء:69)		

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب

صفات کا اجمالی خاکہ

(17)تائبین	(18)عابدین	(19)حامدین
(20)سائحین	(21)راکعین ساجدین (فتح:29)	(22)قائمین فی اللیل (مزمل:20)
(23)آمرین بالمعروف والناھون عن المنکر (اعراف:157)		(24)حافظین لحدود اللہ (توبۃ:112)
(25)سابقین (وتوبۃ:100)	(26)رحماء (فتح:29)	(27)اولیاء (توبۃ:71،آل عمران:103،انفال:62-63)

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب

صفات کا اجمالی خاکہ

(28) راشدین (حجرات: 7)

(29) محسنین (بقرۃ: 58)

(30) مخبتین (حج: 34)

(31) موقینین (ذاریات: 20)

(32) متوکلین (آل عمران: 159)

(33) مھتدین (توبۃ: 18)

(34) مطھرین (توبۃ: 108)

(35) مقربین (واقعہ: 11)

(36) مخلصین (حجر: 40، بخاری: 3673)

(37) مجاھدین/مفلحین (توبۃ: 88)

(38) متقیین (فتح: 26، حجرات: 3)

(39) خیر البریۃ، خیر امۃ، امۃ وسط (آل عمران: 110، بقرۃ: 143)

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب

صحابہ کرام کے اوصاف!

1) نظریں: نیچی
2) خیالات: اونچے
3) فکر: وسیع
4) دل: نرم
5) طبیعت: فقیرانہ
6) ذہن: عالمانہ
7) چہرہ: مسکرانا
8) زبان: دلیرانہ
9) اخلاق: پیغمبری
10) معاملات: دیانت دارانہ
11) قدم: نفس پر
12) انجام: عرش پر
13) جوانی: جنگی
14) چہرہ: مسکرانا
15) محبت: تلوار سے
16) خوف: قہار سے
17) شوق: شہادت کا
18) آرزو: جنت کی

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب

6. صحابہ رضی اللہ عنہم چنے ہوئے منتخب بندے ہیں، انبیاء کے بعد امّت میں سب سے بہتر ہیں

- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی (نمل:59)
  تمام تعریف اللہ کے لیے ہیں اور سلام ہو اس کے ان بندوں پر جن کو اس نے منتخب فرمایا ہے۔
- ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا (فاطر:32)
  پھر ہم نے اس کتاب کا وارث اپنے بندوں میں سے ان کو بنایا جنہیں ہم نے چن لیا تھا۔
- قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ لِي أَصْحَابًا فَجَعَلَ لِي مِنْهُمْ وُزَرَاءَ وَأَنْصَارًا وَأَصْهَارًا (مستدرک حاکم، رقم:6656)

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب

6. صحابہ رضی اللہ عنہم چنے ہوئے منتخب بندے ہیں، انبیاء کے بعد امت میں سب سے بہتر ہیں

- خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ ۔(بخاری، رقم:2652)

- عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيهِ، ثُمَّ الثَّانِي، ثُمَّ الثَّالِثُ ۔ (مسلم، رقم:2563)

- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ صحابہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

أولئك أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم كانوا أفضل هذه الأمة أبرها قلوبا وأعمقها علما وأقلها تكلفا اختارهم الله لصحبة نبيه ولإقامة دينه[ص:68]فاعرفوا لهم فضلهم واتبعوهم على آثارهم وتمسكوا بما استطعتم من أخلاقهم وسيرهم فإنهم كانوا على الهدى المستقيم ۔(مشکاۃ المصابیح، رقم:193)

2. صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب

6. صحابہ رضی اللہ عنہم چنے ہوئے منتخب بندے ہیں، انبیاء کے بعد سب سے بہتر ہیں

- حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ صاحب فرماتے ہیں:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہر فرد کل عالم کے مسلمانوں سے افضل ہے کوئی غیر صحابی مسلمان کسی صحابی سے کمال علمی میں تو اکمل ہو سکتا ہے لیکن افضل نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ افضلیت کا دارومدار قبول عند اللہ پر ہے اور کمالات کی تحصیل اکتسابی اور اختیاری چیز ہے۔(البلاغ، جمادی الاخریٰ، 1391، مقام صحابہ اور سیدنا معاویہ:13)

- شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم تمام تابعین سے افضل ہیں۔یعنی صحابہ کا ہر ہر فرد تابعین کے ہر ہر فرد سے افضل ہے یہی قول عبد اللہ ابن مبارک، امام احمد بن حنبل اور جمہور کا ہے۔

(فتح الباری:7/6، مقام صحابہ اور سیدنا معاویہ:11)

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

1. صحابہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت، حیثیت اور مرتبے کو تسلیم کرنا

2. صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا، بغض نہ کرنا، جو ان سے بغض رکھے اس سے بغض رکھنا

- صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کے تقاضے

3. صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی اور کی اتباع کرنا

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

پہلا حق: صحابہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت، حیثیت اور مرتبے کو تسلیم کرنا

قرآن وحدیث میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جو فضائل اور امتیازی خصوصیات بیان کی گئی ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے امت پر جو احسانات ہیں اور جو ان کی قربانیاں ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کا حق ہے کہ ان کے سب فضائل اور امتیازی خصوصیات، احسانات اور قربانیوں کو دل وجان سے تسلیم کیا جائے، دوسروں کو خاص طور سے اپنی اولادوں کو ان کا تعارف کرایا جائے، انہی سے متاثر کیا جائے۔

حضرت ابن مسعودؓ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں فرماتے ہیں:

فاعرفوا لهم فضلهم ۔ (مشكاة المصابيح، رقم:193)

تم لوگ صحابہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت اور اُن کی مرتبہ کو سمجھو۔

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

پہلا حق: صحابہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت، حیثیت اور مرتبے کو تسلیم کرنا

نوٹ: تمام اہل حق کا اس پر اجماع ہے کہ پیغمبروں کے بعد تمام انسانوں میں افضل اور بہتر اور خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد امام برحق اور خلیفہ مطلق **صدیق رضی اللہ عنہ** ہیں اور ان کے بعد **حضرت عمر رضی اللہ عنہ** اور ان کے بعد **حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ** اور ان کے بعد **حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ** ہیں۔ اور ان کی فضیلت ان کی خلافت کی ترتیب کے موٌافق ہے۔

- پھر خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے بعد عشرۂ مبشرہ (جن کو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں نام بنام جنت کی بشارت دی) تمام امت میں سب سے بہتر اور افضل ہیں۔
- عشرۂ مبشرہ کے بعد اہل بدر کا درجہ ہے
- اہلِ بدر کے بعد اہل احد کا درجہ ہے
- اہل احد کے بعد اہل بیت رضوان کا درجہ ہے
- اس کے بعد تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا مقام ان کے علم اور تقویٰ کے اعتبار سے ہے۔

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

دوسرا حق: صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا بغض نہ کرنا۔ جو ان سے بغض رکھے اس سے بغض رکھنا

(1) اللہ تعالیٰ صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرتے ہیں:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے محبوب بندوں کی یہ صفات بیان کی ہیں:

1) توبہ و استغفار کرنے والے (بقرۃ:222)
2) طہارت و پاکیزگی اختیار کرنے والے (آل عمران:108)
3) نیکیاں کرنے والے (آل عمران:134)
4) صبر کرنے والے (آل عمران:146)
5) عدل وانصاف کرنے والے (حجرات:9)
6) تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرنے والے (توبہ:4)
7) اللہ پر توکل و بھروسہ کرنے والے (آل عمران:159)
8) اللہ کے راہ میں صف باندھ کر جہاد کرنے والے (صف:4)
9) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر چلنے والے (آل عمران:31)

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یہ صفات اعلی درجہ کی تھیں۔

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

دوسرا حق: صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا بغض نہ کرنا۔ جو ان سے بغض رکھے اس سے بغض رکھنا

(2) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرتے تھے۔

حدیث میں آتا ہے:

فمن احبهم فبحبي احبهم ۔ (ترمذی، رقم:3862)

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت صرف ان کے اعمال پر نہیں ان کے کردار پر نہیں، ان کی مالی اور جانی قربانیوں پر نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس تعلق اور محبت کی وجہ سے بھی ہے جو آپ کو ان سے تھی۔

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

دوسرا حق: صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا بغض نہ کرنا۔ جو ان سے بغض رکھے اس سے بغض رکھنا

(3) اللہ کے نبی کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ ان کے دل میں کسی صحابی سے متعلق کوئی کدورت نہ آنے پائے

صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں اگر کوئی ناگوار بات کہتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ گراں گزرتا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مروی ہے۔

لا يبلغني أحد عن أحد من أصحابي شيئا؛ فإني أحب أن أخرج إليهم وأنا سليم الصدر ۔ (ترمذی،رقم:3869)

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

دوسرا حق: صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا بغض نہ کرنا۔ جو ان سے بغض رکھے اس سے بغض رکھنا

(4) ہمیں بھی صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کا حکم ہے

1) اہل بیت رضی اللہ عنہم سے محبت کا حکم

- قرآن کریم میں ہے:

لَآ أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ۔ (شوریٰ:23)

میں تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا سوائے اس بات کہ تم میرے قرابت داروں اور اہل بیت سے محبت کرو۔

- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: اپنی اولاد کو تین چیز سکھلاؤ۔

1. اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت 2. آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی محبت 3. قرآن مجید پڑھنا۔ (الفتح الکبیر: 1/57)

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

دوسرا حق: صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا بغض نہ کرنا۔ جو ان سے بغض رکھے اس سے بغض رکھنا

(4) ہمیں بھی صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کا حکم ہے

1) اہل بیت رضی اللہ عنہم سے محبت کا حکم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

اللہ کی قسم کسی آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ میرے اہل بیت سے اللہ کی خاطر اور میری ان سے رشتہ داری کی وجہ سے ان سے محبت نہ کرے۔ (سنن ابن ماجہ، رقم:140، مستدرک حاکم، رقم:6960)

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

دوسرا حق: صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا بغض نہ کرنا۔ جو ان سے بغض رکھے اس سے بغض رکھنا

(4) ہمیں بھی صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کا حکم ہے

2) انصار رضی اللہ عنہم سے محبت کا حکم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

آيَةُ الإِيمَانِ حُبُّ الأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الأَنْصَارِ۔ (بخاری، رقم:17)

الأَنْصَارُ لاَ يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلاَ يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ۔ (بخاری، رقم:3783)

.3 حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

دوسرا حق: صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا بغض نہ کرنا۔ جو ان سے بغض رکھے اس سے بغض رکھنا

(4) ہمیں بھی صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کا حکم ہے

3) جب عام مؤمنین، مؤمنات سے محبت کا حکم ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے یہ حکم بطریق اولیٰ ہو گا۔

قرآن کریم میں ہے:

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ۔ (توبہ:71)

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا

رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ۔ (حشر:10)

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

دوسرا حق: صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا بغض نہ کرنا۔ جو ان سے بغض رکھے اس سے بغض رکھنا

(5) صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں

قرآن کریم اور احادیث نبویہ اور احکام شرعیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی کے ذریعہ امت تک پہنچے ہیں، اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن کریم جمع نہ کرتے اور احادیث اور احکام شریعت کی روایت نہ کرتے تو امت کو نہ قرآن کا علم ہوتا اور نہ حدیث کا اور نہ آپ کی شریعت کا اور نہ آپ کی نبوت کا، صحابہ رضی اللہ عنہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کے درمیان واسطہ ہیں۔

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

دوسرا حق: صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا بغض نہ کرنا۔ جو ان سے بغض رکھے اس سے بغض رکھنا

(6) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بے شمار کمالات اور خوبیوں کے حامل تھے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خوبیاں، کمالات اور صفات کا تقاضہ بھی یہ ہے کہ ان سے محبت کی جائے مثلاً:

1) صحابہ رضی اللہ عنہم کا قبول اسلام میں سبقت کرنا
2) نزول شریعت اور صاحب شریعت کی سیرت کے عینی شاہد ہونا
3) مدرسہ نبوت کے اولین تلامذہ میں سے ہونا
4) شریعت اسلامی کے اولین مزاج شناس ہونا
5) دین کے راوی اول ہونا اور تمام صفات کا اولین مصداق ہونا وغیرہ

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

دوسرا حق: صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا بغض نہ کرنا۔ جو ان سے بغض رکھے اس سے بغض رکھنا

(6) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بے شمار کمالات اور خوبیوں کے حامل تھے

نیز آخری عالمگیر نبی کی بعثت اور ان کی مدد ونصرت کے لیے صحابہ رضی اللہ عنہم کا آسمانی انتخاب بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کی اعلی خوبیوں وصفات کا پتہ دیتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے حالات کا علم رکھنے والا اس بات کو بھی بخوبی جانتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اسلام قبول کرنے سے پہلے بھی اعلی اوصاف اور شریفانہ خصوصیات کے حامل تھے۔ وہ دھوکے اور فریب کے عادی نہیں تھے، سچے اور کھرے تھے، اس کے ساتھ ساتھ زیرک اور ہوشیار تھے، دھوکہ کھاتے تھے نہ دینا پسند کرتے تھے، وہ بڑے بڑے شہروں اور قدیم تہذیبوں کے ان قدرتی اثرات سے پاک تھے جو انسان کو بزدل، آرام پسند اور سست بنادیتے ہیں۔ ان کی رگوں میں گرم خون دوڑتا تھا اور طبعیتیں کسی بھی خطرے کا سامنا کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی تھیں۔

نیز وہ سادہ طبیعت اور حق شناس تھے، حق سمجھ آجانے کے بعد حق پر ڈٹ جانے اور اس کے لئے اپنا سب کچھ قربان کردینے والے تھے۔

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

دوسرا حق: صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا بغض نہ کرنا۔ جو ان سے بغض رکھے اس سے بغض رکھنا

(7) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے **بغض** در حقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے **بغض** ہے

چنانچہ حدیث میں ہے:

ومن أبغضهم فببغضی أبغضهم ۔ (ترمذی، رقم:3862)

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

دوسرا حق: صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا بغض نہ کرنا۔ جو ان سے بغض رکھے اس سے بغض رکھنا

(8) جب عام مؤمنین سے بغض منع ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض رکھنا بطریق اولیٰ منع ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ۔ (حشر: 10)

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

دوسرا حق: صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا بغض نہ کرنا۔ جو ان سے بغض رکھے اس سے بغض رکھنا

(9) صحابہ رضی اللہ عنہم سے بغض نفاق کی علامت ہے۔

- حدیث میں آتا ہے:

آيَةُ الإِيمَانِ حُبُّ الأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الأَنْصَارِ. (بخاری، رقم:17)

اَلاَنْصَارُ لاَ يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلاَ يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ. (بخاری، رقم:3783)

- امام مالکؒ فرماتے ہیں:

جس کے دل میں کسی بھی صحابی کی طرف سے کچھ بھی غیظ اور کھوٹ ہو گا وہ اس آیت "لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ۔ (فتح:29) کا مصداق ہے یعنی اس کے اندر کفر کی برائی پائی جاتی ہے اس وجہ سے وہ صحابہ سے جلتا ہے۔

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

دوسرا حق: صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا بغض نہ کرنا۔ جو ان سے بغض رکھے اس سے بغض رکھنا

(10) جو صحابہ رضی اللہ عنہم سے بغض رکھے اس سے بغض رکھا جائے اور صحابہ کا دفاع کیا جائے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرتے ہیں ان میں سے نہ کسی ایک کی محبت میں افراط کا اشکار ہیں اور نہ ہی کسی سے برائت کا اظہار کرتے ہیں **اور جو ان سے بغض رکھتا ہے اور خیر کے علاوہ ان کا ذکر کرتا ہے ہم اس سے بغض رکھتے ہیں** اور ہم ان کا ذکر صرف بھلائی سے کرتے ہیں۔ ان سے محبت دین وایمان اور احسان ہے اور ان سے بغض کفر و نفاق اور سرکشی ہے۔ (شرح عقیدۃ طحاویۃ:467)

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

دوسرا حق: صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا بغض نہ کرنا۔ جو ان سے بغض رکھے اس سے بغض رکھنا

(10) جو صحابہ رضی اللہ عنہم سے بغض رکھے اس سے بغض رکھا جائے اور صحابہ کا دفاع کیا جائے۔

علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توقیر اور آپ سے حسن سلوک کا تقاضا ہے کہ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی بھی توقیر کی جائے اور ان سے حسل سلوک کا مظاہر کیا جائے، ان کے حق کو سمجھا جائے ان کی اقتداء کی جائے ان کی تعریف کی جائے اور ان کے لیے بخشش کی دعا کی جائے اور ان کے درمیان ہونے والے اختلاف کے بارے میں خاموشی اختیار کی جائے۔ **ان کے دشمنوں سے دشمنی رکھی جائے۔**

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

❑ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کے تقاضے

(1) صحابہ رضی اللہ عنہم کا جب بھی تذکرہ کریں ذکر خیر ہی کریں!

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میرے صحابہ کی تعظیم کرو اس لیے کہ وہ تم سے بہترین ہیں، اس کے بعد وہ لوگ بہتر ہیں جو ان سے نزدیک ہیں یعنی تابعین، اس بعد وہ لوگ بہتر ہیں جو ان کے نزدیک ہیں یعنی تبع تابعین۔ (نسائی فی الکبیر:9179، ترمذی:2165)

- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تذکرہ خیر کرنے والا نفاق سے بری ہے۔

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کے تقاضے

(1) صحابہ رضی اللہ عنہم کا جب بھی تذکرہ کریں ذکر خیر ہی کریں!

- رضی اللہ تعالیٰ کہنا لکھنا:

ہمیشہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا جائے، لکھا جائے۔

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کے تقاضے

(1) صحابہ رضی اللہ عنہم کا جب بھی تذکرہ کریں ذکر خیر ہی کریں!

- **دعا کرنا:**

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے کی دعائیں کی جائے۔ قرآن کریم میں ہے:

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنۢ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۔ (حشر:10)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباس نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے سب مہاجرین وانصار صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے استغفار کرنے کا حکم سب مسلمانوں کو دیا ہے۔

علماء نے فرمایا کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد اسلام میں اس شخص کا کوئی مقام نہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت نہ رکھے اور ان کے لیے دعا نہ کرے۔

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کے تقاضے

(2) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کبھی بھی برائی سے تذکرہ نہ کریں نہ سنیں

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر لعن و طعن، تشنیع، تحقیر و تنقیص، سب و شتم (ان کے شان کے خلاف کوئی بات) ہر گز نہ کریں نہ سنیں۔

- حدیث میں آتا ہے:

لاَ تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ، ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلاَ نَصِيفَهُ (بخاری، رقم: 3673، مسلم، رقم: 2540)

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو برا بھلا کہتے ہوں تو کہو: اللہ کی لعنت ہو تمہارے شر پر "۔ (ترمذی، رقم: 3866)

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

❑ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کے تقاضے

(2) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کبھی بھی برائی سے تذکرہ نہ کریں نہ سنیں

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو، میرے صحابہ کے معاملہ میں، اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو، میرے صحابہ کے معاملہ میں، اور میرے بعد انھیں ہدف ملامت نہ بنانا، جو ان سے محبت کرے گا وہ مجھ سے محبت کرنے کی وجہ سے ان سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا، جس نے انھیں ایذاء پہنچائی اس نے مجھے ایذا پہنچائی اور جس نے مجھے ایذا پہنچائی اس نے اللہ کو ایذا دی، اور جس نے اللہ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ وہ اسے اپنی گرفت میں لے لے "۔ (ترمذی، رقم:3862)

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کے تقاضے

(2) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کبھی بھی برائی سے تذکرہ نہ کریں نہ سنیں

- ایک اور حدیث میں ہے:
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینے سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے اور مسلمان سے لڑنا کفر ہے۔

(بخاری، رقم:48)

اس حدیث مبارکہ کے مطابق جب کسی عام مسلمان کو برا بھلا کہنا کبیرہ گناہ ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تو برا بھلا کہنا انتہائی خطرناک درجے تک پہنچتا ہے۔

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کے تقاضے

(2) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کبھی بھی برائی سے تذکرہ نہ کریں نہ سنیں

- **باہمی اختلافات کا تذکرہ نہ کریں:** صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی اختلافات (مشاجرات) میں لب کشائی نہ کریں بلاوجہ، بلاضرورت اس کے تذکرے نہ کریں۔ حتی الامکان خاموشی اور سکوت اختیار کریں۔
- **بدنیتی پر محمول نہ کریں:** ان کے اختلافات (جس میں یقیناً اللہ کی طرف سے حکمتیں ہوں گی) کو نیک نیتی (سب طالب حق تھے) پر محمول کرکے ہر فریق کو عادل اور نیک سمجھیں۔ ان میں سے کسی پر اغراض فاسدہ (ہوا و حرص، حب جاہ و ریاست) کا نہ الزام دیں (کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے سینے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی برکت سے آئینہ کی طرح صاف وشفاف ہوگئے تھے) نہ اس بنیاد پر کسی پر طعن و تشنیع و تنقید کریں، اور نہ ہی کسی کو کافر فاسق قرار دیں۔ حضرت علیؓ کو اس وجہ سے نہیں کہہ سکتے کہ وہ بیعتِ خلافت کو قصاص سے مقدم سمجھنے میں حق پر تھے، دو اجر کے مستحق تھے، وہ اطاعت امیر کے حکم کو قوت سے نافذ کرنا چاہتے تھے۔ اور حضرت معاویہؓ قاتلین عثمانؓ کے قصاص لینے کو بیعتِ علیؓ سے مقدم سمجھنے میں اور حضرت علیؓ کی تاخیر کو تغافل و تساہل سمجھنے اور اقامت حدود اللہ کو قوت سے نافذ کرنے میں اجتہادی خطاء پر تھے (اور مجتہد ہونے کی وجہ سے معذور تھے اور ایک اجر کے مستحق تھے) یہ نفسانیت نہ تھی، یہ مخالفت استحقاقِ خلافت کی وجہ سے نہ تھی۔

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

❑ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کے تقاضے

(2) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کبھی بھی برائی سے تذکرہ نہ کریں نہ سنیں

تاریخی روایات پر اعتماد نہ کریں: نصوص قطعیہ (قرآن، احادیث متواترہ و مشہور اور اجماع جو کہ مفید یقین ہیں) سے جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل، مناقب اور عقائد ثابت ہیں اسی کے مطابق اپنا عقیدہ رکھیں۔

نصوص قطعیہ کے بر خلاف (خبر واحد، تاریخی روایات جو زیادہ سے زیادہ مفید ظن میں سے) جو بات بھی ہو اسے نہ تسلیم کریں (وہ واجب التاویل ہیں یا واجب الرد) نہ اس کی بنیاد پر کسی صحابی سے بدگمانی، طعن و تشنیع اور تنقید کرکے اپنا ایمان خراب کریں۔

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

❑ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کے تقاضے

(2) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کبھی بھی برائی سے تذکرہ نہ کریں نہ سنیں

1. ہمیں اسی کا حکم ہے:

چنانچہ حدیث میں آتا ہے:

اِذَا ذُكِرَ اَصحَابِي فَامسِكُوا ۔(صحيح الجامع،رقم:545)

امام شعبیؒ سے منقول ہے:

اہل سنت صحابہ رضی اللہ عنہم کا حق پہچانتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی صحبت کے لیے منتخب فرمایا، وہ ان کے فضائل خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے لیتے ہیں، اور ان کے **باہمی اختلافات سے خاموشی اختیار** کرتے ہیں۔

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کے تقاضے

(2) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کبھی بھی برائی سے تذکرہ نہ کریں نہ سنیں

- ہمیں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے استغفار اور دعا کا حکم ہے نہ کہ ان کے باہمی اختلافات و تنازعات کو ذکر کرنے کا۔

چنانچہ امام بن بطہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے **مابین مشاجرات سے خاموشی اختیار کرتے ہیں** وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں شریک ہوئے اور باقی لوگوں سے فضل وشرف میں سبقت لے گئے، اللہ نے انہیں معاف کر دیا ان کے بارے میں استغفار کا حکم دیا۔

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

❑ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کے تقاضے

(2) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کبھی بھی برائی سے تذکرہ نہ کریں نہ سنیں

2. ان تذکروں میں کوئی فائدہ بھی نہیں

- امام احمد بن حنبلؒ سے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان ہونے والے اختلافات وتنازعات کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ (بقرۃ:134)

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے خون سے میرے ہاتھوں کو پاک صاف رکھا ہے، میں پسند نہیں کرتا کہ اپنی زبان ان کے بارے میں آلودہ کروں۔

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کے تقاضے

(2) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کبھی بھی برائی سے تذکرہ نہ کریں نہ سنیں

- جب اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معاف کر دیا اور قیامت میں ان کی باہمی کدورتوں کو بھی ختم فرمادیں گے تو پھر ان تذکروں کا کیا فائدہ؟

حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ فرماتے ہیں:

رہا حضرت علیؓ کا حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عائشہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم سے قتال کرنا تو اس کے متعلق امام احمدؒ نے فرمایا ہے کہ اس قتال سے اور باقی بھی ان کے مابین ہونے والے اختلافات اور نزاعات اور منافرت سے خاموشی اختیار کی جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان کے دلوں سے یہ خصومات نکال دے گا

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

❑ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کے تقاضے

(2) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کبھی بھی برائی سے تذکرہ نہ کریں نہ سنیں

3. ان تذکروں میں امت کا نقصان بھی ہے ان تذکروں سے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بد گمانی، بغض پیدا ہوتا ہے۔

ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں

مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں خاموشی اہل سنت کا مذہب ہے کیونکہ ان کے فضائل ثابت اور ان سے تعلق محبت واجب ہے، ان سے جن واقعات کا صدور ہوا ہے ان کے بارے میں ان کے نزدیک ایسے عذر ہوں گے جو اکثر لوگوں سے مخفی ہیں، ان میں سے بعض تائب ہوگئے اور بعض مغفور ہیں۔ ان کے باہمی جھگڑوں میں بحث و نظر کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بہت سے لوگوں کے دلوں میں ان کے خلاف بغض و مذمت پیدا ہوجائے گی اور یوں وہ شخص خطاکار بلکہ گناہگار ہوگا اور اپنے ساتھ ان کو بھی نقصان مبتلا کرے گا جو اس کے ساتھ اس بارے میں بحث و تکرار کرے گا۔ جیسا کہ اکثر کلام کرنے والوں کے بارے میں مشاہدہ کیا گیا ہے وہ عموماً ایسی باتیں کہتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ناپسند کرتے ہیں جو فی الواقع مستحق ذم نہیں ان کی مذمت کرتے ہیں اور جو قابل مدح نہیں ان کی مدح کرتے ہیں۔ اسی لیے فاضل سلف کا طریقہ یہی رہا ہے کہ اس بارے میں گفتگو نہ کی جائے۔ (منہاج السنۃ:2-220/219)

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

❑ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کے تقاضے

(2) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کبھی بھی برائی سے تذکرہ نہ کریں نہ سنیں

4. جب ہم اس زمانہ میں موجود نہیں تھے اور ان کے حالات، مجبوریوں کا صحیح ادراک ہمیں نہیں تو ہمارا خاموش رہنا ہی بہتر ہے۔

چنانچہ حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یہ ایسی جنگ تھی جس میں اصحاب رضی اللہ عنہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور ہم غائب۔ وہ (ان حالات کو) جانتے تھے اور ہم نہیں جانتے، (جن امور میں) انہوں نے اجماع کیا ان میں ہم کی پیروی کرتے ہیں اور (جن امور میں) انہوں نے اختلاف کیا تو ان میں ہم بھی توقف کرتے ہیں۔ (تفسیر قرطبی:322/16)

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کے تقاضے

(2) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کبھی بھی برائی سے تذکرہ نہ کریں نہ سنیں

5. ان تذکروں کی وجہ سے انسان کی عاقبت خراب ہوتی ہے۔

حضرت امام شافعیؒ نے اپنے شاگرد ربیع سے فرمایا

اے ربیع! رسول اللہ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں بتکلف بحث و تکرار نہ کرو، کل تمہارے مد مقابل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔

نیز فرمایا:

میرا خیال ہے کہ لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا کہنے کے بارے میں اس بنا پر آزمائش میں مبتلا ہوئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل ختم ہونے کے بعد ان کے نامہ اعمال میں اللہ تعالیٰ ثواب کا اضافہ کرتے رہیں گے۔

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

❑ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کے تقاضے

(2) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کبھی بھی برائی سے تذکرہ نہ کریں نہ سنیں

5. ان تذکروں کی وجہ سے انسان کی عاقبت خراب ہوتی ہے۔

معلوم ہوا کہ ان بزرگوں کی خطا کو زبان پر بھی نہ لانا چاہیے۔ خیر ہی کے ساتھ ان کا ذکر کرنا چاہیے۔ جس طرح حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کا دست و گریباں ہونا قرآن کریم میں مذکور ہے لیکن دونوں کو بزرگ سمجھنا فرض ہے اور ان کا غلطی کی تحقیق میں پڑنا کہ کس قصور تھا یہ سراسر ناجائز ہے اور قصور عقل کی دلیل ہے۔ ایک بھائی نے اپنے بھائی کے ساتھ جو معاملہ کیا اس میں ہم جیسے نابکار اور ناہنجار غلاموں اور خادموں کو لب کشائی کی اجازت نہیں اسی طرح حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما دونوں آپس میں بھی بھائی تھے اور دونوں ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی بھائی تھے۔ ایک (علی) اگر برادر نسبی تھے تو دوسرے (معاویہ) برادر نسبتی تھے یعنی ام حبیبہ بنت ابی سفیان کے بھائی تھے۔ پس جس طرح حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام میں علاقہ اخوت تھا اسی طرح حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما میں علاقہ اخوت تھا۔ ہم غلاموں کے لیے یہ روا نہیں کہ اس تحقیق میں پڑیں کہ دونوں میں کیوں لڑائی ہوئی اور طرفین میں سے کس کا قصور تھا اور نہ ان کی ضرورت ہے لایعنی عمل شرعا سکوت لازم اور ضروری ہے اور حضرت علی کو ام المومنین عائشہ کے ساتھ تو نسبت ابنیت اور امومت کی تھی

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

❑ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کے تقاضے

(2) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کبھی بھی برائی سے تذکرہ نہ کریں نہ سنیں

- جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہے اس کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیے؟

اگر کوئی شخص کسی کے سامنے کسی صحابی کی گستاخی کرے تو اولاً اسے حکمت سے سمجھائیں، اگر وہ پھر بھی باز نہیں آتا تو اسے اپنی استطاعت کے مطابق منع کریں۔ اگر خود منع کرنے میں فساد کا اندیشہ ہو تو قانونی وشرعی شہادت کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اس کی شکایت متعلقہ ادارے میں کر دیں۔ اگر پہلے اس سے تعلق تھا تو اس کے توبہ تائب ہونے تک سماجی بائیکاٹ رکھیں؛ تاکہ اس کی اصلاح میں مدد ومعاون ہو۔ فقط والسلام

(دار الافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، فتویٰ نمبر: 144102200331)

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

تیسرا حق: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی اور اتباع کرنا

- ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع کا حکم ہے۔

(1) خلفاء راشدین کی اتباع کا حکم ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فإنه من يعش منكم يرى اختلافا كثيرا، وإياكم ومحدثات الأمور فإنها ضلالة فمن أدرك ذلك منكم فعليه بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين، عضوا عليها بالنواجذ (ترمذی۔ رقم: 2676)

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

کی پیروی اور اتباع کرنا رضی اللہ عنہم تیسرا حق: صحابہ کرام

کی اتباع کا حکم ہے۔ رضی اللہ عنہم ہمیں صحابہ کرام

کی اتباع کا حکم رضی اللہ عنہم (2) عام صحابہ کرام

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ليأتين على أمتي ما أتى على بني إسرائيل حذو النعل بالنعل، حتى إن كان منهم من أتى أمه علانية لكان في أمتي من يصنع ذلك، وإن بني إسرائيل تفرقت على ثنتين وسبعين ملة، وتفترق أمتي على ثلاث وسبعين ملة، كلهم في النار إلا ملة واحدة، قالوا: ومن هي يا رسول الله؟ قال: **ما أنا عليه وأصحابي**. (ترمذی، رقم: 2641)

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

تیسرا حق: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی اور اتباع کرنا

ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع کا حکم ہے۔

- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع کیوں ضروری ہے؟

1. صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شریعت کی امانت امت کو منتقل کرنے میں امین ہیں

- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم امت کو دین پہنچانے میں امین تھے نعوذباللہ وہ خائن یا متساہل، بدنیت یا حب جاہ ومال کے اسیر نہ تھے، وہ ہر موقع پر حق وسچ کہنے کے عادی تھے، بڑی سے بڑی ترغیب لالچ کسی قسم کا جبر خوف کسی قسم کی کوئی دھمکی ان کو حق کہنے سے روک نہیں سکتی تھی۔
- قرآن کریم اور احادیث نبویہ اور احکام شریعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی ذریعہ امت تک پہنچے اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن کریم جمع نہ کرتے اور احادیث اور احکام شریعت کی روایت نہ کرتے تو امت کو نہ قرآن کا علم ہوتا اور نہ حدیث کا اور نہ آپ کی شریعت کا اور نہ آپ کی نبوت کا، صحابہ رضی اللہ عنہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کے درمیان واسطہ ہیں۔

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

تیسرا حق: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی اور اتباع کرنا

ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع کا حکم ہے۔

- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع کیوں ضروری ہے؟

2. صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شریعت کے مزاج کو سب سے زیادہ سمجھنے والے تھے

اولین شاگرد: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بلاواسطہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اولین شاگرد ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے شریعت کی تعلیم براہ راست حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کی اور براہ راست بلاواسطہ استاد سے سیکھنے والا بالواسطہ سیکھنے والوں سے بدرجہا بہتر ہوتا ہے، چنانچہ ہر امت میں یہ قانون مسلم رہا ہے کہ وہ اپنے نبی کے اولا براہ راست ایمان لانے والی جماعت کو جو اس کے اصحاب اور حوارین کہلاتے تھے سب امت سے افضل قابل احترام اور واجب الاقتداء سمجھی تھی، اور ان سے نبی پر نازل شدہ شریعت اس کی تعلیمات اور رشد وہدایات کے جملہ اصول سیکھتی تھی انہیں قابل اعتماد اور ثقہ سمجھ

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

تیسرا حق: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی اور اتباع کرنا

ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع کا حکم ہے۔

- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع کیوں ضروری ہے؟

2. صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شریعت کے مزاج کو سب سے زیادہ سمجھنے والے تھے

کر ان سے دین حاصل کرتی اور انہیں اپنے اور اپنے نبی برحق کے درمیان ہدایت کا واسطہ سمجھتی تھی۔ یہود سے جب پوچھا گیا کہ تمہاری امت میں سب سے افضل لوگ کون تھے تو سب نے کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب سب امت سے افضل تھے اور جب نصاریٰ سے یہی سوال ہوا تو انہوں نے بھی بالاتفاق کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری اور اصحاب سب امت عیسوی سے افضل تھے۔

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

تیسرا حق: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی اور اتباع کرنا

ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع کا حکم ہے۔

- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع کیوں ضروری ہے؟

2. صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شریعت کے مزاج کو سب سے زیادہ سمجھنے والے تھے

نفوس کا تذکیہ: صحابہ رضی اللہ عنہم کے سینے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی برکت سے ہر قسم کی کجی سے اور باطنی بیماریوں سے جو علم حقیقی کے حصول میں مانع ہوتی ہیں پاک اور آئینہ کی طرح صاف شفاف ہوگئے تھے، چنانچہ تقدس پاکیزگی، تقویٰ و طہارت دین کی صحیح سمجھ اور حقائق و معارف اور دین کی پوشیدہ حکمتوں اور رازوں کو سب سے زیادہ جاننے والے اور شارع شریعت کے مزاج کو سب سے زیادہ سمجھنے والے بن گئے تھے۔

حضرت ابن مسعودؓ نے صحابہ کرام کے بارے فرمایا:

أولئك أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم كانوا أفضل هذه الأمة أبرها قلوبا...الخ (مشكاة المصابيح، رقم:193)

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

تیسرا حق: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی اور اتباع کرنا

ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع کا حکم ہے۔

- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع کیوں ضروری ہے؟

2. صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شریعت کے مزاج کو سب سے زیادہ سمجھنے والے تھے

فطرت سلیمہ، علم پر عمل: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فطرت سلیمہ اور عقل سلیم حاصل تھی وہ اپنے علم پر عمل کرنے والے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا اسی طرح کرنے کی کوشش کرتے تھے اس امر کی گواہی حضرت عبد اللہ ابن عمر کا یہ قول ہے: اللہ تعالیٰ ہماری طرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت بھیجا کہ ہم کچھ نہ جانتے تھے۔ پس ہم اسی طرح کرتے تھے جس طرح ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہوئے دیکھا۔(ابن ماجہ، رقم:1/558)

اپنے علم پر کامل عمل اور عقل سلیم کی وجہ سے ایسے دینی حقائق تک ان کی رسائی ہوتی تھی جہاں اور کی عقلیں نہیں پہنچ پاتیں تھیں۔

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

تیسرا حق: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی اور اتباع کرنا

ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع کا حکم ہے۔

- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع کیوں ضروری ہے؟

2. صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شریعت کے مزاج کو سب سے زیادہ سمجھنے والے تھے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا: پھر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باقاعدہ دینی سمجھ و فہم کی دعا کی تھی۔ جیسے

- حضرت عبد اللہ ابن عباس اپنے بارے میں ذکر فرماتے ہیں:

كُنتُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، فَوَضَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَهُورًا فَقَالَ: "مَنْ وَضَعَ هَذَا"؟ قَالَتْ مَيْمُونَةُ: عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدين وعلمه التأول" (ابن حبان، رقم:7055)

- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی اسی طرح آتا ہے۔

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

کی پیروی اور اتباع کرنا رضی اللہ عنہم تیسرا حق: صحابہ کرام

کی اتباع کا حکم ہے۔ رضی اللہ عنہم ہمیں صحابہ کرام

- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع کیوں ضروری ہے؟

2. صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شریعت کے مزاج کو سب سے زیادہ سمجھنے والے تھے

علم میں گہرائی: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا علم سطحی نہیں تھا ان کو گہرا علم حاصل تھا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أولئك أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم كانوا أفضل هذه الأمة أبرها قلوبا وأعمقها علما (مشكاة المصابيح، رقم:193)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دین کی تعلیم براہ راست حضور ﷺ سے حاصل کی ان میں سے بعض حضرات نے تو پوری زندگیاں اسی کام کے لیے وقف کی ہوئی تھیں، وہ باقاعدہ سبقا سبقا آپ ﷺ سے پڑھا کرتے تھے۔

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

تیسرا حق: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی اور اتباع کرنا

ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع کا حکم ہے۔

- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع کیوں ضروری ہے؟

2. صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شریعت کے مزاج کو سب سے زیادہ سمجھنے والے تھے

عربی زبان: صحابہ رضی اللہ عنہم کی زبان عربی تھی، وہ قرآن و حدیث کے محاوروں کو حقیقت و مجاز کو فصاحت و بلاغت دوسروں کی بنسبت خوب سمجھنے والے تھے۔

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

تیسرا حق: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی اور اتباع کرنا

ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع کا حکم ہے۔

- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع کیوں ضروری ہے؟

3. صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نزول شریعت کے عینی شاہد تھے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی ہیں جنھوں نے نزول شریعت کا زمانہ پایا وحی الٰہی کو اترتے دیکھا وہ ان حالات اور واقعات کے عینی شاہد تھے جو وجہ نزول شریعت بنے، وہ احکام شریعت کے شان نزول سے واقف تھے کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو خود شان نزول تھے، اس لیے وہ ہر بات موقع محل کو اس کے درجہ اور حیثیت کو خوب جانتے تھے۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ کتاب اللہ کی کوئی آیت ایسی نازل ہوئی جس کے بارے میں مجھے پتہ نہ ہو کہ وہ کس کے بارے میں اور کہاں نازل ہوئی اور اگر مجھے کسی ایسے شخص کا پتہ چلے جو کتاب اللہ کے بارے میں مجھ سے زیادہ جانتا ہو اور سواریاں اس کے پاس پہنچا سکتی ہوں تو میں اس کے پاس ضرور جاؤں گا۔

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

کی پیروی اور اتباع کرنا رضی اللہ عنہم تیسرا حق: صحابہ کرام

کی اتباع کا حکم ہے۔ رضی اللہ عنہم ہمیں صحابہ کرام

کی اتباع کی صورتیں و شکلیں رضی اللہ عنہم صحابہ کرام

1. صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع (قولی ہو یا سکوتی) کی پیروی واجب ہے۔

ابن حجرؒ فرماتے ہیں:

ان اهل السنة والجماعة متفقون على ان اجماع الصحابة حجة۔ (فتح الباری)

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

کی پیروی اور اتباع کرنا رضی اللہ عنہم تیسرا حق: صحابہ کرام

کی اتباع کا حکم ہے۔ رضی اللہ عنہم ہمیں صحابہ کرام

کی اتباع کی صورتیں و شکلیں رضی اللہ عنہم صحابہ کرام

2. درج ذیل صورتوں میں قول صحابی کی اتباع ضروری ہے:

1) صحابی قرآن کریم تفسیر بیان کریں بشرطیکہ وہ تفسیر کسی صحیح مرفوع حدیث کے مخالف نہ ہو

میں دو شخصوں کو فن تفسیر میں خصوصی امتیاز حاصل تھا۔ 1. عبد اللہ بن مسعود۔ 2. عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم صحابہ کرام

2) صحابی کا کسی بات یا کام سے متعلق یوں کہنا "من السنة كذا (یہ بات بھی سنت ہے) یا امرنا بكذا، کنا نؤمر (ہمیں حکم دیا گیا ہے، ہمیں حکم دیا جاتا تھا) اسے حضور ﷺ کی سنت یا حدیث اور حضور ﷺ کا حکم یا نہی سمجھا جائے گا۔

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

کی پیروی اور اتباع کرنا رضی اللہ عنہم تیسرا حق: صحابہ کرام

کی اتباع کا حکم ہے۔ رضی اللہ عنہم ہمیں صحابہ کرام

کی اتباع کی صورتیں و شکلیں رضی اللہ عنہم صحابہ کرام

2. درج ذیل صورتوں میں قول صحابی کی اتباع ضروری ہے:

3) صحابی حدیث کی تفسیر بیان کریں

4) جس مسئلہ میں کوئی نص قرآن وحدیث کی نہ ہو اس میں صحابی کا قول (چاہے قیاس کے موافق یا یا مخالف، بس شرط یہ ہے کہ وہ فیما تعم بہ البلویٰ (لوگوں کو کثرت سے پیش آنے والے کاموں میں) سے نہ ہو۔

5) صحابی کا کوئی قول و عمل یا فتویٰ کسی حدیث کا جو ظاہری مطلب ہو اس کے خلاف ہو تو بھی صحابی کی بات کو لیا جائے گا۔

3. حقوق صحابہ رضی اللہ عنہم

تیسرا حق: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی اور اتباع کرنا

ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع کا حکم ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع کی صورتیں و شکلیں

2. درج ذیل صورتوں میں قول صحابی کی اتباع ضروری ہے:

6) جس (غیر منصوص) مسئلہ میں صحابی کے اقول مختلف ہوں اور ان مختلف اقوال میں تطبیق اور ہم آہنگی بھی ہو سکتی ہو تو مجتھد جس قول کو دلائل کے لحاظ سے زیادہ مضبوط پائے اسے اختیار کرے گا۔

1. اہلِ بیت کا مطلب و مصداق

2. اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب

3. اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کے حقوق

1. اہل بیت کا مطلب ومصداق

لغت میں اہل بیت گھر والوں کو کہتے ہیں۔ جبکہ اصطلاح میں اہل بیت کے مفہوم میں نبی کریم ﷺ کی آل واولاد، داماد(حضرت علی کرم اللہ وجہہ) اور ازواج مطہرات شامل ہیں۔

2. اہل بیت رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب

1. اہل بیت رضی اللہ عنہم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل ہونے کی وجہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے جتنے فضائل تھے وہ سب بھی حاصل ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت دار کی وجہ سے مزید فضیلتیں بھی حاصل ہیں۔

2. اللہ تعالیٰ نے ان کے تقویٰ اور طہارت کی گواہی دی ہے:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا (احزاب:33)

3. اہل بیت رضی اللہ عنہم کے حقوق

پہلا حق: اہل بیت رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا بغض نہ کرنا۔ جو ان سے بغض رکھے اس سے بغض رکھنا

- قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى (شوریٰ:23)
- ما بال أقوام يتحدثون، فإذا رأوا الرجل من أهل بيتي قطعوا حديثهم، والله لا يدخل قلب رجل الإيمان حتى يحبهم لله ولقرابتهم مني (ابن ماجة:140)
- فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا صَفَنَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَصَلَّى، وَصَامَ ثُمَّ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ دَخَلَ النَّارَ (مستدرك حاكم، رقم:4712)

3. اہل بیت رضی اللہ عنہم کے حقوق

دوسرا حق: اہل بیتؓ کی تعظیم کرنا

- وَمَنۡ يُعَظِّمۡ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنۡ تَقۡوَى الۡقُلُوبِ (حج:32)

3. اہل بیت رضی اللہ عنہم کے حقوق

تیسرا حق: اہل بیت رضی اللہ عنہم کی پیروی اور اتباع کرنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: " يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللّٰهِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي (ترمذی، رقم: 3786)

3. اہل بیت رضی اللہ عنہم کے حقوق

چوتھا حق: اہل بیت رضی اللہ عنہم پر درود وسلام بھیجنا

ابن القیمؒ نے اپنی کتاب 'جلائُ الافھام میں بڑی وضاحت سے یہ بات لکھی ہیں کہ ساری امت میں سے صرف اہل بیت کا یہ حق ہے کہ ان پر درود بھیجا جائے اور اس مسئلہ میں پوری امت متفق ہیں، کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

جزاکم اللہ خیرا

رابطہ نمبر: 03312607204